

(چوتھی قسط)

ف تاریخ گوئی کی ابتداء از

ڈاکٹر آفتاب احمد خاں ڈبل ایم، اے، بی، ایچ، ڈی (لیکچرر)

انٹر کالج اٹاواہ ضلع کوئٹہ (راجستھان)

ڈاکٹر فرمان فتحپوری نئے علاوہ مذکورہ تعریف ہائے تاریخ میں بعض کا اطلاق صرف مادہ تاریخ پر ہوتا ہے اور بعض میں امور عظام و شہور کی قید عائد کی گئی ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ عظیم واقعات اور مشاہیر کی ولادت و رحلت وغیرہ کی تاریخیں ہی بالعموم یاد رکھی جاتی ہیں، تاہم ایسی تعریف ہائے تاریخ کو ہم مکمل نہیں کہہ سکتے کیونکہ فن تاریخ گوئی کے لٹریچر میں معمولی نوعیت کے واقعات کی تاریخیں بھی اساتذہ فن نے برآمد کی ہیں جس کے سبب ان غیر اہم واقعات کو بھی تاریخی (Historical) اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ خواہ ایسی تاریخیں تفسیر طبع و مہارت فن اور استادانہ کمال دکھانے کے لئے ہی کہی گئی ہوں۔ دراصل اس فن کی آفاقیت اور ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ کائنات میں رونما ہونے والے حوادث و سانحات میں ایسا کوئی واقعہ حادثہ اور سانحہ ایسا نہیں جس کے لئے تاریخ گوئی کے دامن میں گنجائش نہ ہو۔ یہی سبب ہے کہ ولادت و ارتحال، تقاریب و ختنہ، تسمیہ خوانی، حفظ قرآن و شادی اور فراغت تعلیم، تقرری ملازمت، ترقی و معزولی ملازمت، خطاب یابی و بیماری و غسل صحت، رسیدات و وصولیاتی تحائف تعمیر عمارات، شروعات تجارت، کتابوں کی تصنیف و تالیف کی طباعت و اشاعت، بادشاہوں کی تخت نشینی، فتوحات اور شکست و ہزیمت میدان جنگ سے فرار اور قدرتی حوادث وغیرہ یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں مہد سے لحد تک رونما ہونے والے اہم و غیر اہم واقعات کی تاریخیں اساتذہ فن نے بر محل موزوں کی ہیں۔ چنانچہ ان امور کے پیش نظر تعریف تاریخ یہ ہوگی: ”جس فن کے ذریعہ بلا تخصیص امور عظام انسانی زندگی میں وقوع پذیر

موجودہ دالے چھوٹے بڑے ہر قسم کے واقعات کے سالہائے مسنوح کسی حرف یا حروف، لفظ یا الفاظ یا عبارات منشور یا منظوم میں بحساب جمل مکتوبی حروف کے اعتبار سے رائج الوقت سنین میں محفوظ کر دیئے جائیں اسے اصلاً تاریخ یا تاریخ گوئی کہا جاسکتا ہے۔“

موجد تاریخ گوئی: حروف ابجد کی ترتیب کے سلسلہ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ اس کی ایجاد کے بارے میں اختلاف رائے ہے اسی لئے حساب جمل اور تاریخ گوئی کے موجد کا بھی کوئی سراغ نہیں ملتا کہ اس فن کا موجد کون تھا اور وہ کہاں کا باشندہ یا کس عہد کی شخصیت تھا۔ اس بات کا بھی کچھ پتا نہیں چلتا کہ اس نے کلمات ابجد کو تاریخ گوئی کے لئے استعمال کرنے کا تصور کہاں سے لیا۔ ابوریحان البیرونی (م ۱۰۲۸ء) نے بھی اپنی تصانیف علم جفر^۱ و نجوم میں حساب جمل کے موجد کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا جبکہ وہ خود علم جفر کا استاد کامل تھا۔ لہذا غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ فن تاریخ گوئی انسانی فطرت کے اس بنیادی تقاضہ کی تحریک ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا چاہتا ہے اور کوئی یاد ایسی چھوڑ دینا چاہتا ہے کہ لوگ اسے یاد رکھیں اور تاریخ کے اوراق پارینہ میں اس کا نام ثبت رہے۔ اسی نفسیاتی سبب سے ممکن ہے کہ اس فن کی ایجاد کی گئی ہو تاکہ اس کے ذریعہ اس کے کارنامے تاریخ کا حصہ بن جائیں اور لوگوں کی زبانوں پر رہیں۔ بہر حال ہمیں اس کے موجد کی ذہانت کی داد ضرور دینی چاہئے۔ ۲۔

مادۃ تاریخ: تاریخ گوئی کے تعلق سے ”مادۃ تاریخ“ کے بارے میں غور کرنا بھی ضروری ہے۔ لغت میں ”مادہ“ بشدید دال ہر چیز کی اصل اور ہر شے کے سامان ترکیب کو کہتے ہیں جو دوسری شے بنانے کے لئے ہوتا ہے۔ ۳۔ فن تاریخ گوئی میں وہ حرف، حروف، لفظ، الفاظ یا فقرہ یا مصرع مادہ کہلاتا ہے جس کے حروف کی عددی قیمت کا بحساب ابجد میزان کرنے پر کسی واقعہ کا سنہ مقصود برآمد ہو جائے۔ بقول ذاکٹر محمد انصار اللہ صاحب نظر ”وہ عدد یا اعداد کا مجموعہ (برائے صوری تاریخ) اور حروف یا کلمات یا ان کا مجموعہ جس سے (بحساب جمل) تاریخ

۱۔ ایک علم کا نام جو حروف حقیقی سے متعلق ہے جس کے قاعدے سے غیب کی خبر معلوم ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس علم کے موجد امام جعفر صادقؑ ہیں۔

۲۔ مناد یہ تاریخ گوئی، مشمولہ مجلہ دانش ویدہ (خاص) نامہ نمبر ۳۵ ص ۷۲۲، اسلام آباد (پاکستان)

۳۔ ”مادہ“ بشدید اصل ہر چیز و سامان ترکیب ہر شے کے مدد باشد برائے غیرے ”رک غیاث اللغات ص ۳۹۳

کا اظہار ہو ”مادہ تاریخ“ کہا جائے گا۔^۱ اسے اردو میں رمزیامادہ اور ترکی میں تاریخ کہتے ہیں۔^۲ مادہ تاریخ نثر و نظم دونوں میں ہو سکتا ہے، مگر خوبی مادہ یہ ہے کہ وہ دلچسپ اور واقعہ کا مشعر ہو، معنی کی طرح دشوار اور پیچیدہ نہ ہو بلکہ آسان، بے تکلف، حشو و زوائد سے پاک اور بدیہہ گوئی کا نمونہ ہو۔ بقول پروفیسر سید حنیف نقوی:

”مادہ تاریخ کی سب سے بڑی خوبی یہ تصور کی جاتی ہے کہ وہ جس خاص واقعے سے تعلق رکھتا ہو اس کا پوری طرح عکاس ہو۔ اور اس کے علاوہ اسی قسم کے کسی دوسرے واقعے پر اس کا انطباق نہ کیا جاسکے۔ ولادت و وفات یا اسی قسم کے دوسرے موقع پر کہی جانے والی وہ تاریخیں جو کسی ایک سال کے اندر پیش آنے والے اپنی نوعیت کے تمام واقعات کے لئے یکساں طور پر موزوں اور مناسب ہوں کسی ندرت کی حامل نہیں ہوتیں۔ بطور مثال سید مسعود حسن مسعود کی یہ تاریخ دیکھئے:

یکایک یہ مسعود آئی ندا لکھ دو سال وفات (عندلیب تواریخ، صفحہ: ۲۰۵) تاریخ (مادہ) کا دوسرا قابل لحاظ حسن یہ ہے کہ وہ حشو و زوائد سے پاک اور تعمیہ (تدخلہ) و تخرجہ کے عیوب سے مبرا ہونا چاہئے۔^۳

تاریخ گوئی میں دشوار ترین اور دماغ سوز عمل کسی ایسے لفظ یا فقرہ یعنی مادہ کی تلاش ہے جس کے مکتوبی حروف کی قیمتوں کو بحساب جمل شمار کرنے پر ایک مقررہ عدد حاصل ہو جائے۔ مادہ برآمد کرنے کے اس دشوار گزار مرحلہ کے پیش نظر ہی تاریخ گوئی کے مسلم الثبوت استاد محمد علی جوہی کا قول ہے کہ ”تاریخ گوئی نفس شکن ہے اور مادہ گفتار مگر نہایت دشوار، ع ”تاریخ بر نیاید تاریخ بر نیاید“ یعنی تا وقتیکہ رنج بر نیاید تاریخ بر نیاید“^۴ (جب تک محنت و تکلیف نہ اٹھائی جائے تاریخ نہیں ہوتی۔)

عربی و فارسی کی طرح اردو میں بھی مادہ تاریخ برآمد کرنا زبردست چیلنج، ذہنی کاوش،

^۱ امتداد تاریخ گوئی، صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۱

^۲ اردو ازبہ معارف اسلامہ ۸: ۱۷۵ لاہور

^۳ مثلاً حالی کی تاریخ وفات پر مولانا مصلیٰ لکھنوی کا یہ تاریخی شعر ملاحظہ ہو:

تاریخ وفات خواجہ حالی ہستی حالی سے حیف حالی ”۱۳۳۳ھ (علم تواریخ، ص ۸۳)

^۴ مقالہ ”تاریخی مادے“ صحت متن اور استنباط نتائج“ مشمولہ ششماہی ”نوائے ادب“ بمبئی اپریل ۱۹۷۶ء، ص ۵۶

^۵ خیابان تاریخ، ص ۶

یکہ کوئی اور فرصت کا عمل ہے۔ یہ عمل اصلاً کوہ کندن و کاہ بر آوردن کا مصداق ہے۔ مادہ بر آمد کوہنے کے لئے تاریخ کو عام طور پر موقع و محل کی رعایت سے اولاً چند مناسب و موزوں الفاظ کا انتخاب کرتا اور عدد جوڑتا ہے اس کے بعد باقی ماندہ اعداد حاصل کرنے کے لئے لفظ یا فقرہ تلاش کرتا ہے جس سے مطلوبہ سنہ بر آمد ہو سکے۔ فرض کیجئے مادہ تاریخ سے ۱۹۹۰ء پیدا کرنا ہے اور موقع ولادت فرزند کا ہے۔ اس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم پہلے دو لفظ ”فروغ احمد“ کا انتخاب کریں جن کے اعداد کا میزان ۱۳۳۹ ہوتا ہے۔ اب ایسا لفظ ڈھونڈنا ہے جو (۶۵۱) عدد کے مساوی ہو تاکہ (۱۳۳۹) اور (۶۵۱) کا میزان ۱۹۹۰ء ہو جائے ظاہر ہے کہ نام کی مناسبت سے ایسا لفظ ”خان“ ہے جس کی قیمت ۶۵۱ ہے۔ اس لئے نوزائیدہ بچہ کا تاریخی نام ”فروغ احمد خاں“ ہو گا جس سے سن ولادت ۱۹۹۰ء میلادی بر آمد ہو رہا ہے اور سنہ ہجری میں ”اقدار احمد خاں“ (۱۴۱۰ھ) اگرچہ مادہ حاصل کرنے کے لئے اس طریقہ کار کی حیثیت قاعدہ کلیہ کی نہیں ہے کیونکہ بہت سے مادے الہامی نوعیت کے اور برجستہ ہوتے ہیں۔ تاہم یہ آسان ترکیب مادہ مستخرج کرنے میں معاونت ضرور کرتی ہے۔
تاریخ بر آمد کرتے وقت امور ذیل کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) مادہ تاریخ کا اظہار ہمیشہ حرف جر (Preposition) ”فی“ (میں) یا ”عام“ (سال) یا سنہ یعنی فلاں سال وغیرہ میں سے کسی ایک لفظ سے کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مادہ جس سنہ رائج میں بھی حاصل ہوتا ہو اس کی طرف واضح الفاظ میں اشارہ کرنا بہتر ہے تاکہ مصرع یا فقرہ کے نیچے یا سامنے سنہ لکھا ہو انہ ہو تب بھی قاری وہی سنہ بر آمد کر سکے۔ مثلاً حکیم سعادت علی خاں نائب ریاست راجپور (م ۱۸۶۶ء) کی وفات کے قطعہ کا تاریخی شعر ہے۔

سن صیوی میں ہے تاریخ فوت ”سعادت علی خاں نے پائی وفات“ ۱۸۶۶ء

(۲) جہاں تک ممکن ہو مادہ ناقص الاعداد یا زائد الاعداد نہ ہو بلکہ سالم الاعداد ہونا چاہئے۔ مادہ تاریخ جتنا صاف و سادہ، بر محل و برجستہ ہو گا اتنا ہی پر لطف اور بہتر ہو گا۔ بطور مثال: ”عید

یلاحظہ ہو: خیابان تاریخ، ص ۲۳، ۲۴، معلم التاريخ از علی امجد حسین بدایونی ص ۱۰۔ انیس سو بیسی از شیم اردو ص ۹ نیز نقات امجد شہدی از ڈاکٹر سید احمد (کناڈا) ورق ۱۳ اور غیرہ
میرزا ابوالخیر از سید اہل محمد بلگرامی، ص ۳۱ مطبع نور الانوار، آردہ ۱۲۹۶ھ

قرباں بھی ہے قرباں شاہ پر“ ۱۳۳۰ھ

(۳) الفاظ ذیل برائے قول آتے ہیں اس لئے انہیں عموماً مادہ کی ابتداء میں لانا چاہئے تاکہ یہ شامل مادہ نہ ہوں۔ بعض دفعہ یہ مادہ کے آخر میں بھی وارد ہوتے ہیں:

”ہست، است، باشد، گو، گفت، بشنو، کہہ، کہیے، ہاتف، ملہم، سروش، غیب، رضواں، ملک، فلک، عقل، دل خود وغیرہ۔ مثال کے طور پر: ”کہہ“ عبادت خانہ عالی بنا ۱۲۹۷ھ ”کہہ“ شامل مادہ نہیں ہے۔

کاف بیانیہ (کہ) جب مادہ کے شروع میں آئے تو محسوب نہیں ہوگا مثلاً:

سروش غیب نے تاریخ کیا اچھی کہی محسن کہ ”یاد مصطفیٰ سچا وسیلہ ہے شفاعت کا“ ۱۳۰۶ھ۔ لیکن درمیان میں واقع ہو تو مادہ میں شامل ہوگا: ”چھاپدیواں کہ تصویر معانی کا سراپا ہے“

۱۲۸۵ھ

(۴) ”کل مغل پوں“ (۱۱۷۹ھ) جیسی دل آزار، طنزیہ اور ہجویہ تاریخ سے احتراز کرنا چاہیے خواہ وہ ہجو طبع ہو یا قبیح و صریح کم از کم اس کی آخر الذکر دو اقسام سے گریز تہذیب کا تقاضہ ہے۔ گرچہ شعرائے فارسی وارد دہنے ہر دور میں اس قبیل کی تاریخیں کہی ہیں۔ مگر بعض شعرا کو اس کی پاداش میں سزا کا مرتکب بھی ہونا پڑا ہے۔

(۵) مادہ تاریخ کو تہنیت و تعزیت کی تقریب سے ہم آہنگ ہونا چاہئے۔ خلاف واقعہ اور مشتبہ مصرعہ سے پرہیز ضروری ہے مثلاً کسی کی وفات پر، ”مٹی خراب“ (۱۲۵۳ھ) کہنے کے بجائے ”مات بخیر“ (۱۲۵۳ھ) بھی کہا جاسکتا ہے۔

(۶) تاریخ بکھیرے کی نہ ہو کیونکہ تکلیف اور صنائع کی پیچیدگی تاریخ کی برجستگی اور اس کا منشاء و مقصد ہی فوت کر دیتی ہے۔ دور کی کوڑی لانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی تاریخوں کے لئے ہم نے ”پایان نامہ“ کے باب دوم ”اقسام اور صنائع“ کے ذیل میں بیان کیا ہے۔

(۷) تاریخ گوئی کا مقصد آسان طریقے سے مطلوبہ سال پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے ممکنہ حد تک تاریخ میں صنعت ریاضی کے چاروں بنیادی طریقوں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم نیز فروعی طریقوں صنعت نادر اور طریقہ توانی وغیرہ کے عمل کو برتنے سے بچا جائے تاکہ تاریخ گورکھ دھندانہ بن جائے۔ صنعت ریاضی میں مادہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا

ہے۔ لیکن تاریخ میں صنعت حسابیہ یا کسی دیگر صنعت کو بروئے کار لایا گیا ہے یا تسمیہ (تذللہ و تخریج) کو ضرورتاً استعمال کیا گیا ہے تو اس کی جانب اشارہ کر دینا ضروری ہے مثلاً جلیل کے دیوان ”تاج سخن“ کی اشاعت پر نجم رامپوری کہتے ہیں:

”دیوان کو لیکے ایک‘ یہ کہتا نکل گیا ”دل کی جگہ بغل میں ہو دیوان جلیل کا“

(۱۳۰۰-۷۲): ۱۳۲۸ھ

(۸) کسی مادہ کے صرف حروف معجمہ یا مہملہ سے مطلوبہ سال برآمد کرنا اگرچہ آسان ہوتا ہے مگر اس صورت میں بقیہ حروف منقوطہ یا غیر منقوطہ بیکار و معطل رہتے ہیں۔ مثلاً صنعت اعجام میں یہ مادہ ملاحظہ ہو: ”کہ حروف معجمہ میں کہہ دو تاریخ کہ رضا کو ثمنینہ ہو مبارک، ۱۲۱۲ھ لہذا مادہ کے تمام الفاظ (معجمہ و مہملہ) سے تاریخ مکمل کی جائے۔ لیکن ایک ہی مادہ تاریخ میں صنعت اعجام اور اہمال سے علیحدہ علیحدہ طور پر مطلوبہ سال نکالا جائے تو وہ مادہ تاریخ گوئی کے فن میں ایک اعلیٰ مثال ہوگا۔ بطور مثال درج ذیل تاریخ اس کا عمدہ نمونہ ہے:

منقوطہ میں ہجری طے مصرع میں پائے عیسوی ”لومر گیا ہے آل احمد غزودہ ہاشم علی

۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء

لیکن اس مادہ میں غیر منقوطہ حروف سے تاریخ برآمد نہیں کی گئی۔ اگرچہ کوئی حرف معطل نہیں رہا۔ چنانچہ جو ایک یہ تاریخ ملاحظہ ہو:

از حروف معجمہ و مہملہ تاریخ گفت ”روضہ فردوس و رشک صد جمال ہر ورق
(معجمہ و مہملہ سے ۱۲۸۳ھ)

یعنی مادہ کے حروف معجمہ ”ض+ف+ش+ج+ق“ کی قیمت ۱۲۸۳ ہوتی ہے جو مطلوبہ سنہ ہے۔ باقی ماندہ حروف مہملہ سے بھی ۱۲۸۳ حاصل ہو رہا ہے۔

(۹) مادہ کے حروف کے میزان میں بعض دفعہ تاریخ گو سے سہو سرزد ہو جاتا ہے۔ اس لئے مادہ برآمد کرنے کے بعد اس کے الفاظ کے تمام مکتوبی حروف کا بحساب ابجد تاریخ گوئی کے ضوابط و قواعد کے تحت) از سر نو میزان کر لینا چاہئے۔ ایسی اغلاط

۱۔ ملاحظہ ہو دانش نامہ تحقیق باب دوم کے تحت صنعت ریاضی۔

۲۔ فیضان تاریخ (سرود نمبی) ص ۷۷۔

نہایت مشاق اور عمق (Genius) تاریخ گویوں کے یہاں بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً میر مہدی مجروح کہتے ہیں:

پچھلے سال تاریخ مجروح نے کہا ”ہے یہی گلستانِ سخن“^۱

۱۳۱۶ھ (کذا ۱۳۱۱ھ)

یارتن پنڈوری کہتے ہیں: ”بن گیا ہے جلوہ فردوس فردوسِ نظر“^۲ ۱۹۶۳ء (کذا ۱۹۹۲ء)

(۱۰) مادہ کے الفاظ میں صحت املا کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ یعنی جس املا سے سنہ مطلوب حاصل کیا ہے وہی لکھا جائے۔ مثلاً بابائے مودہ (بمعنی ساتھ، سے) کو عام طور پر تین طرح لکھا جاتا ہے یعنی ”ب، با اور بہ“ اسی طرح نون نفی، نانہ (ندیدہ، ناخواندہ) چونکہ مادہ تاریخ میں ہر لفظ اپنے مخصوص املا کے ساتھ ایک خاص قیمت رکھتا ہے اور اس کی ظاہری ہیئت گویا مقصود کی تلاش میں چراغ رہ کا کام دیتی ہے۔ اس لئے تاریخ گویا ناقل کے نوک خامہ کی ہلکی سی جنبش ”ب“ کو ”با اور بہ“ بنا سکتی ہے۔ جس سے مادہ لا حاصل اور اس کا وجود گمراہ کن ہو جاتا ہے مثال کے طور پر مومن کی وفات کا مادہ۔ ”بشکت دست و بازو“ (۱۲۶۸ھ) کئی تصنیفات میں۔ ”بہ شکست دست و بازو“ لکھا ہوا ملتا ہے۔ جس کے سبب ۱۲۷۳ء خارج ہوتے ہیں۔ کاتب کا تصرف و تحریف اور کبھی صحیح کا شبہ قلم بھی کچھ کم کرشمہ نہیں دکھاتا۔^۳

(۱۱) مکمل مصرعہ یا جملہ مادہ تاریخ ہونا چاہئے مثلاً ”پیدا ہوا ساعت میں قمر کی مہ آفاق“ (۱۲۵۷ھ) فقرے یا مصرعے کے ایک جزو کو مادہ بنانا مناسب نہیں، جیسے رجب علی بیگ سردر

^۱ مظهر معانی معروف بہ دیوان مجروح، ص ۲۴۰، سر فراز پریس، دہلی ۱۳۱۶ھ۔

^۲ فن تاریخ کوئی از علامہ یارتن پنڈوری، ص ۹۲، جمال پریس دہلی ۱۹۸۴ء، نیز جلیل انکپوری جیسے باکمال استاد کی یہ تاریخ بھی ملاحظہ ہو:

جلیل اس جشن کی تاریخ کیا تباب نکلی ہے ”یہ آصفیہ صالح تاجدار ہفت کشور ہو“
(۱۹۱۶ء (کذا ۱۹۵۹ء) (جان سخن، ص ۲۳۹)

^۳ دیکھیے تاریخ ادب اردو از اہام بابو سکینہ مترجمہ مرزا محمد عسکری، ص ۳۰۹، ۱۹۸۶ء، لکھنؤ، دیوان مومن مع شرح مرتبہ پروفیسر ضیاء احمد بدایونی، ص ۳۱ طبع پنجم، شائق پریس الہ آباد، سنہ اشاعت درج نہیں، کلیات مومن صفحہ ”ج“ ناشر رام نرائن لال بنیاد حوالہ آباد ۱۹۷۱ء نیز ”مومن خاں مومن۔ حیات اور شاعری“ مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر نذیر احمد، ص ۲۰۰ ناشر غالب انشٹی ٹیوٹ، نئی دہلی دسمبر ۱۹۹۱ء

^۴ برائے تفصیل ملاحظہ ہو مضمون ”تاریخ قطعات اور تغیر املا کے نتائج“ از عبدالرؤف خاں مشمولہ سہ ماہی نخلستان جے پور بابت جولائی تا دسمبر ۱۹۹۳ء

کی تصنیف ”فسانہ عجائب“ کا سال اختتام نوازش حسین خاں نوازش لکھنوی نے یہ لکھا ہے:

فلکِ ایں ”گلستانِ بے خزاں داد“ ۱۲۴۰ھ

یہاں یا تو پورا مصرعہ مادہ تاریخ ہونا چاہئے تھا محض ”گلستانِ بے خزاں داد“ کیونکہ مصرعہ اولیٰ:

”بجسم سالِ تارِ بخش نوازش“

ہے یعنی قول شاعر ثانی مصرع میں ”ملک ایں“ نہ ہو کر پہلے مصرع میں موجود ہے۔

(۱۲) ”زہے، خجہ“ جیسے کلمات تحسین و تعجب الفاظ آورد ہیں آمد نہیں۔ اس لئے

مناسب مقام پر ہی انہیں استعمال کرنا چاہئے ورنہ نہیں۔ املا میں غلطی العام کی پیروی کرنا چاہئے

جیسے ”طش اور طپانچہ“ کو تائے مثنات سے لکھنا صحیح ہے۔ مثلاً:

سالِ طبع او سکا دل رنگین سے

کہا کھیں نے زہے باغ و بہار

۱۲۳۹ھ (باغ و بہار از میرامن دہلوی صفحہ آخریں مطبع مصطفائی لکھنؤ ۱۲۵۹ھ)

(۱۳) مصرع بہ لحاظ اوزان تمام عروضی قیود کا پابند رہے۔ نظم کو نشر پر ترجیح دی جائے۔

مادہ کو باقی عبارت یا اشعار سے وادین میں لکھ کر نمایاں اور ممتاز کر دیا جائے۔

(۱۴) حسابی عبارت بھی ضروری ہے۔ بلکہ عقد انامل (انگلیوں کے پوروں کی حرکات)

کے ذریعہ شمار کرنے کی مشق اور مزا اولت ہو تو بہتر ہے تاکہ ادھر مادہ مکمل ہو اور ادھر میزان

کی تکمیل۔

(۱۵) جہاں تک ممکن ہو مادہ آیت پاک یا حدیث مبارکہ میں تلاش کیا جائے ورنہ ضرب

الثل میں یا پھر کلمہ صفت و موصوف، مضاف و مضاف الیہ ورنہ یک لفظی حاصل کیا جائے یا

شعر میں جو مطابق واقعہ اور مطلوبہ سنہ کی ٹھیک ٹھیک عکاسی کرتا ہو۔ الفاظ مہمل و بے معنی نہ

ہوں اور نہ خلاف واقعہ۔

۱۔ فسانہ عجائب مرتبہ پروفیسر رشید حسن خاں ص ۳۴۳ ناشر انجمن ترقی اردو نئی دہلی ۱۹۹۰ء

۲۔ مادہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۵۵۱ کے لئے دیکھیے: خیابان تاریخ، ص ۸، طبع تاریخ، ص ۶، ۱۸، ۲۱، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱